112903 ـ اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کیا تو لڑکی نے اس سے عرفی شادی کر لی اور بچہ بھی پیدا ہوا ایسا کرنے اور بچے کا حکم کیا ہو گا ؟

سوال

میں ستائیس برس کی مسلمان لڑکی ہوں، مجھے دینی التزام کا کچھ علم نہ تھا، یا اس کی طرف راہ کا بھی علم نہ تھا، بہر حال میں نے ایك عیسائی نوجوان سے محبت کرنا شروع کر دی اور مجھے اس نے بتایا کہ وہ مجھ سے شادی کرنے کے لیے مسلمان ہو رہا ہے، لیکن وہ اپنے اسلام کو ظاہر نہیں کرنا چاہتا کیونکہ چرچ والے اس کو قتل کر دینگے.

ہم نے آپس میں ایك ورقہ لکھا جسے " عرفی زنا یا نکاح " کا نام دیا جاتا ہے، لیکن مجھے اس وقت نکاح کے معنی کا علم نہ تھا، اور اس لڑکے نے میرے گھر والوں کے علم کے بغیر مجھ سے دخول اور جماع بھی کیا، میں بہت خوش تھی کہ اس نے میری وجہ سے اسلام قبول کر لیا ہے، مجھے حمل بھی ہو گیا اور میں نے اس کے اسلام کے اظہار کا انتظار کیا لیکن وہ بہت ہی گندا اور برا شخص نکلا اس نے مجھے بتایا کہ وہ مسلمان نہیں ہوا اور نہ ہی اس نے میرے ساتھ شادی کو ظاہر کیا، اور امریکہ چلا گیا.

اس کے بعد مجھے احساس ہوا کہ میرا انجام قریب ہے، اور جو کچھ میں نے کیا ہے اللہ اس کا مجھ سے انتقام لینے والا ہے لیکن اللہ تعالی نے میرا پردہ رکھا جو کہ اللہ کی جانب سے عظیم احسان تھا، میں نے پوری کوشش کی کہ کسی طریقہ سے اس بچہ سے چھٹکارا حاصل کر لوں، لیکن ایسا نہ ہو سکتا، میں ولادت سے قبل گھر سے بھاگ گئی اور بچہ پیدا ہوا تو میں نے اسے کچھ غریب و فقیر افراد کے حوالے کر دیا اور انہیں اس کے اخراجات کے لیے کچھ رقم بھی دی.

اللہ کی قسم پھر اللہ کی قسم میں نے ہر قسم کے گناہ سے اللہ کے ہاں توبہ کر لی، اور اب پردہ بھی کرنے لگی ہوں اور روزے رکھتی ہوں اور نماز پنجگانہ کی پابندی کرنے لگی ہوں، اس کے چار برس بعد میرے لیے ایك دین پر عمل کرنے والے نوجوان کا رشتہ آیا تو میں نے بالکل صراحت کے ساتھ اس کو سب کچھ بیان کر دیا، لیکن میں اس سے حیران ہوئی کہ اس کے باوجود اس نے مجھے نہیں چھوڑا اور میرا ساتھ دیا اور میرا پردہ رکھا اور میں نے اس سے شادی کر لی.

اب وہ میرے ساتھ بہت اچھا معاملہ کر رہا ہے؛ کیونکہ وہ دین پر عمل کرتا ہے، اب ہماری زندگی ایمان سے بھرپور ہے اور تقوی و دین پایا جاتا ہے، اب مجھے معلوم نہیں کہ اس بچے کا حکم کیا ہے کیا وہ بالفعل میرا بچہ ہے یا کہ نہیں، اور یہ کیسے اور میری اس حالت کا شرعی حکم کیا ہے، اور کیا میرے اس خاوند سے بچوں کا بھائی ہے یا نہیں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

اس طرح کے قصے اور کہانیاں جو شریعت کے مخالفین کے ساتھ پیش آتے ہیں وہ ہمارے لیے اسلامی احکام و تعلیمات سے اور زیادہ وابستگی اور ثقہ کا باعث بنتے ہیں، کیونکہ دین اسلام تو ایسے احکام اور تعلیمات لایا ہے جو انسان اور معاشرے کے لیے اصلاح کرتے ہیں.

چنانچہ مرد و عورت کے مابین حرام تعلقات معاشرے میں تباہی اور بربادی لاتے ہیں، اور بعض افراد تو اس وجہ سے اپنے دین کو ترک کر دیتے ہیں، اور کچھ دوسرے اسی وجہ سے اپنی دینی وابستگی کو ختم کرتے ہوئے دین پر عمل کرنا چھوڑ دیتے ہیں تو استقامت کھو بیٹھتے ہیں.

اگرچہ اس سوال کرنے والی لڑکی نے تو اپنے بچے کو کسی خاندان کے سپرد کر کے محفوظ رکھا ہے، لیکن اس کے علاوہ دوسری عورتوں میں کوئی تو اپنے پیٹ میں ہی بچے کو قتل کر کے ختم کر دیتی ہے، یا پھر پیدا ہوتے ہی مار ڈالتی ہے.

اور بعض اوقات تو بچے کو قتل کرنے کا طریقہ اتنا شنیع اور خوفناک ہوتا ہے کہ دل کانپ اٹھتا ہے کوئی اسے گندگی اور کوڑے کے ڈبے میں پھینک دیتی ہے جہاں وہ بلك بلك کر سردی اور بھوك اور سانس رك جانے سے ہلاک ہو جاتا ہے، اور پھر یہی نہیں بلکہ وہ گندگی جب اٹھا کر آلات کے ذریعہ کاٹی جاتی ہے اور اسے جلا کر راکھ کیا جاتا ہے تو اس بچے کی کیا حالت ہوتی ہو گی !

یہ سب برائی کی نحوست ہے جس کے ارتکاب میں ان لوگوں نے سستی و کاہی کی اور اس کا ارتکاب کیا حتی کہ یہ گناہ اور قبیح عمل ہوا.

پرحکمت اسلامی احکام میں یہ حکم بھی شامل ہے کہ شریعت اسلامیہ نے عقد نکاح صحیح ہونے کے لیے عورت کے ولی کے موافق و راضی ہونے کی شرط رکھی ہے، کیونکہ ولی ہی عورت کے لیے زیادہ بہتر شخص اختیار کر سکتا ہے، اس لیے کہ عورت کی عقل اور حسن تصرف پر ۔ غالبا ۔ نرمی و عاطفت غالب آ جاتی ہے، اور وہ اس میں تمیز نہیں کر سکتی کہ کونس شخص سچا ہے اور کون دھوکہ باز.

چنانچہ عقد نکاح میں ولی کی شرط کا ہونا بہت عظیم مصلحت کی خاطر ہے، لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ لوگ ان احکام میں شریعت کی مخالفت کرتے نظر آتے ہیں، اور پھر اس مخالفت کا انجام سوائے انتہائی افسوس کے اور کچھ نہیں

ہوتا پھر وہ ندامت کرتے اور انتہائی قسم کے غمزدہ نظر آتے جس کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا.

دوم:

ہم اللہ کا شکر ادا کرتے ہیں جس نے آپ کو توبہ کرنے کی توفیق نصیب فرمائی، ہماری اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ آپ کی توبہ قبول فرمائے، اور آپ کو مزید ہدایت دے اور آپ کی راہنمائی فرمائے، کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی توبہ کرنے والے کی توبہ قبول کرتا ہے، اور آپ کو چاہیے کہ کثرت سے نیك و صالح اعمال کریں، اور مالی صدقات کا بھی اہتمام کریں، کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اور یقینا میں بہت زیادہ بخشنے والا ہوں اس شخص کو جو توبہ کرتا ہے، اور ایمان لاتا اور اعمال صالحہ کرتا اور پھر ہدایت اختیار کرتا ہے طہ (82).

سوم:

آپ کا اس نصرانی شخص سے نکاح باطل تھا، کیونکہ کسی بھی مسلمان عورت کے لیے کسی غیر مسلم شخص سے کسی بھی حالت میں نکاح کرنا حلال نہیں، اور آپ نے اسے زنا کا وصف دے کر صحیح کیا ہے، کہ یہ زنا تھا نکاح نہیں.

پھر اگر فرض بھی کر لیا جائے کہ بالفعل اس نے اسلام قبول بھی کر لیا تھا، تو بھی وہ نکاح جو ولی اور گواہوں کے بغیر ہوا ہو جس میں خاوند اور بیوی ایك دوسرے کو یہ نکاح چھپا کر رکھنے کا کہیں یہ نکاح عام علماء کے ہاں باطل ہے.

اس کی تفصیل دیکھنے کے لیے آپ سوال نمبر (111797) کے جواب کا مطالعہ کریں، اس میں ہم نے اس سلسلہ میں شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کا فتوی نقل کیا ہے.

چہارم:

اس نصرانی سے آپ کا پیدا شدہ بیٹا آپ کا حقیقی بیٹا ہے اور وہ آپ کی طرف منسوب ہو گا، اور آپ کی ساری اولاد کا ماں جایا بھائی کہلائیگا، لیکن آپ کے لیے یہ جائز نہیں کہ اس بچے کو آپ اپنے موجودہ خاوند کی طرف منسوب کریں، کیونکہ یہ اس کا بیٹا نہیں.

مستقل فتوی کمیٹی کے علماء کرام سے درج ذیل سوال کیا گیا:

عصر حاضر میں زنا سے پیدا شدہ بچے کا اسلام میں کیا حال ہے ؟

کمیٹی کے علماء کا جواب تھا:

" اس کا حکم اس کی ماں کا حکم ہے، علماء کرام کے صحیح قول کے مطابق وہ اپنی ماں کے تابع ہے، اگر ماں مسلمان ہے تو بچہ بھی مسلمان ہو گا، اور اگر وہ کافرہ ہے تو بچہ بھی کافر ہے، اور وہ بچہ ماں کی طرف منسوب ہو گا نہ کہ زنا کرنے والے مرد کی طرف، اور بچے کی ماں کی جانب سے جو زنا ہوا ہے اس کا بچے کو کوئی نقصان و ضرر نہیں ہو گا؛ کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اور کوئی بھی جان کسی دوسرے کے گناہ کا بوجھ نہیں اٹھائیگی . انتہی

الشیخ عبد العزیز بن باز.

الشیخ عبد الرزاق عفیفی.

الشیخ عبد اللہ بن قعود.

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (20 / 343).

پنجم:

آپ کے موجودہ خاوند نے جو کچھ کیا ہے وہ ایسی چیز ہے اس پر اس کا جتنا بھی شکریہ ادا کیا جائے کم ہے، اور امید کی جاتی ہے کہ وہ شخص دنیا و آخرت میں مستور افراد میں شامل ہو گا؛ کیونکہ اللہ عزوجل کا وعدہ ہے کہ جس کسی نے بھی اپنے کسی بھائی کا پردہ رکھا اللہ تعالی اس کا پردہ رکھتا ہے.

اور آپ کو چاہیے کہ جتنی جلدی ہو سکے اس خاندان سے اپنا بچہ واپس لے لیں، اور آپ خود اس کی تربیت و پرورش کریں اور آپ کے خاوند کو چاہیے کہ وہ اپنی نیکی کو مکمل کرتے ہوئے آپ کو یہ بچہ واپس لانے پر ابھارے اور تیار کرے، اور اس کی تعلیم و تربیت اور پرورش کی رغبت دلائے.

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ آپ کے خاوند کو اجر عظیم سے نوازے اور اس کا فضل اور بھی زیادہ کرے.

واللہ اعلم.